﴾سانحہ کربلا میں پنہاں نصائح و عبرتیں﴿

- دنیاوی نعمتیں بھی فانی ہیں اور بڑے سے بڑے مصائب بھی فنا کا جام پی لیتے ہیں۔
- زندگی گزر ہی جاتی ہے خواہ چہار سو نعمتیں بکھری پڑی ہوں یا مصائب و آلام کے دہکتے ہوئے صحرا روح کو درد و الم سے تڑپائے جا رہے ہوں۔
- انسان کے عمل کو بقاء ہے۔ جو کوئی جبر و قہر کے جھونکوں سے دلبرداشتہ ہو کر ہمت نہ ہارے۔ مصائب و آلام کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتے ہوئے ظلم و جبر کا مقابلہ صبر کی طاقت کے ساتھ کر جائے۔ عالی ہمت وہی قرار پاتا ہے۔

- لوگوں کے دل حسنِ کردار سے فتح کیے جاتے ہیں۔ تیر و شمشیر کے ساتھ نہیں، اگر ایسا ہوتا سلطنتِ یزیدیہ کبھی صفحہ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح محو نہ ہو جاتی۔
- فتح کا دارومدار اس پر نہیں کہ فخر و غرور کا مجسمہ بن کر تختِ حکومت پر کون متمکن ہو گیا اور خاک وخون کا کفن پہن کر زیرِ زمین کون جا سویا۔ بلکہ فتح کا دارو مدار صرف اسی بات پر ہے کہ حق بجانب کون تھا۔
- تخت و اقتدار ڈھلتی چھاؤں کے علاوہ اور کچھ نہیں۔